مفتی محمد عباس شوشتری اور قرآنی علوم ومعارف

مہدی باقر معراج

آبائی طور پر ایران سے تعلق رکھنے والے ہندوستان میں مقیم علمی گھرانوں میں جزایری شوشتری خانوادہ خصوصی اہمیت کا حامل ہے[۱] جس کا سلسلہ نسب سید نعمت اللہ جزایری (۱۱۱۲۔۱۰۵۰ھ) تک پہونچتا ہے اسی خاندان کے ایک فرد مفتی محمد عباس بھی تھے جو ان سادات موسوی جزایری میں سے تھے جو شہر خوزستان میں سکونت پذیر تھے۔ [۲]

سید محمد جعفر بن سید ابی طالب بن سید نور الدین بن سید نعمت اللہ اس خانوادے کے پہلے شخص تھے، جنہوں نے ہندستان مہاجرت کی۔ آپ ۱۲۱۰ھ میں شہر لکھنؤ میں قیام پذیر تھے۔ [۳]

مفتی صاحب مرحوم کی شخصیت اور کوائف حیات پر روشنی ڈالنے کی چنداں ضرورت نہیں، البتہ آپ کی تالیفات کے باب میں خامہ فرسائی سے پہلے آپ کے زمانۂ تعلیم کا محض ایک سرسری جائزہ پیش ہے۔

سید محمد عباس شوشتری جو عام طور پر مفتی محمد عباس کے عنوان سے جانے جاتے ہیں، اواخر ربیع الاوّل ۱۲۲۴ھ۔۱۸۰۹ء میں شہر لکھنؤ میں پیدا ہوئے [۴] آپ کے والد سید علی اکبر بن سید محمد جعفر متوفی ۱۲۶۱ھ لکھنؤ کے معروف علماء میں شمار کئے جاتے تھے۔ [۵] چنانچہ والد واہل خانہ کی عالمانہ اور دیندارانہ تربیت مفتی صاحب کی زندگی کے لئے بدرجہ اتم تاثیر گذار رہی۔

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی اس کے بعد آپ کو منتخب روزگار، علماء دین سے شرف تلمذ حاصل رہا۔ یہاں تک کہ آپ نے بعض ابتدائی دروس اور منطق وفلسفہ مولوی عبدالقدوس، عبد القوی فرنگی محلی اور مولوی قدرت علی حنفی سے پڑھے [۶] انتہائی صغرسنی میں آپ کی شعوری بالغ نظری سب پر عیاں ہو چکی تھی جس کی دلیل یہ ہے کہ آپ نے ۱۴ برس کے سن میں فارسی میں مثنوی ''من وسلوی'' نظم کی جسے عوام وخواص سبھی نے سراہا۔ ۳۴ برس کے سن میں ''جواہر عبقریہ فی رد تحفہ اثنا عشریہ'' کی تالیف آپ کی علمی مہارت وچابکدستی کی غماز ہے۔ [۷]

بالآخر، ۲۵ رجب المرجب ۱۳۰۶، مارچ ۱۸۸۹ء کو شہر لکھنؤ میں آپ اس دار فانی سے رخصت ہوئے۔ ۸؎ ان کی رحلت کو اتنا عرصہ گذر گیا مگر ان کے خدمات نے انہیں کبھی بھی مرنے نہیں دیا۔ ان کی گرانقدر تالیفات نے انہیں لائبریریوں، مدرسوں، کتابوں، تذکروں اور امین حافظوں میں ابھی بھی زندہ رکھا ہوا ہے۔ آپ کی قلمی کاوشوں کا دائرہ خاصا وسیع ہے۔ تفسیر قرآن ومباحث عرفان سے لیکر فقہ وفلسفہ، ہیئت ونجوم، کلام وتاریخ نیز منطق جیسے موضوعات پر مشتمل آپ کی کم وبیش تین سو تالیفات ہیں ۹؎ جن میں سے ایک سو پچاس کتابیں زیور طبع سے آراستہ ہوکر منظر عام پر آچکی ہیں، جبکہ مبینہ تعداد کے علاوہ متعدد مخطوطہ ہندوستان کے مختلف کتابخانوں میں موجود اپنی اپنی نوبت اشاعت کے منتظر ہیں۔

واضح رہے کہ آپ کے جملہ علمی کارنامے تین زبانوں عربی، فارسی اور اردو پر مشتمل ہیں۔ بعض محققین کا خیال ہے کہ آپ کی کچھ تالیفات ۱۸۵۷ء کی تحریک سے متعلق بھی تھیں۔ جو ظاہراً کہیں کسی کی دست رس میں نظر نہیں آتیں۔ سردست مفتی موسوم کے صرف ان رشحات قلم کا تذکرہ مقصود ہے جن کا تعلق قرآنیات سے ہے۔

روائح القرآن فی فضائل امناء الرحمٰن

کتاب مذکورہ میں مفتی صاحب نے قرآن کریم سے ایسی آیات کا انتخاب کرکے اس کی تشریح وتفسیر کی ہے جو داماد رسول حضرت علی علیہ السلام اور ان کی نسل سے ہوئے گیارہ معصوم ائمہؑ کے لئے منقبتی پہلو کی حامل ہیں۔ اس کتاب کی طباعت ۱۲۷۸ھ میں نواب سید باقر علی خاں کے توسط سے دار الاشاعت جعفری لکھنؤ میں عمل میں آئی۔ ۱۰؎

آغاز کتاب میں سید العلماء سید حسین بن دلدار علی صاحب کا اجازہ ہے۔ اس کے علاوہ اصل فصول میں داخل ہونے سے پہلے ایک انتہائی جامع تقریظ ہے۔ اس کے بعد آپ کے سلسلۂ انتخاب میں سے پہلی آیت اور اس سے متعلق مندرجات کچھ اس طرح ہیں۔ ''فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ۔فی سورہ البقرہ قبل نصف الجز فی الدر النّثور اخرج ابن النجار عن ابن عباس قال سئل رسول اللہ عن الکلمات اتقی تلقاھا آدم من ربه فتاب علیه فقال صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم سال بحق محمدؐ وعلیؑ و فاطمہؑ و والحسنؑ

والحسینؑ الا تبت علیه فتاب علیه اقول لقد تعلم ان آدم ابو الانبیاء ومسجود ملائکة السّماء معلهم الاسماء وفی ابتلاء یه بترک الاولی الذی شود امره قوله عزو علا وعلی آدم ربه تقوی ثم القاء هٰذه الکلمات للطّیبه من اللّٰه وتوبته برکتها علیه دلیل علی ان لعلی وعرسه وشبله فضلاً عظیما وجاها فخیما عند اللّٰه اکبر رغما لاناف من فضل علیهم ابا بکر وعمر وکیف یکون ابو البشر و را فضل ممن هو افضل من الی البشر" اا؎

علاوہ ازیں سورہ مائدہ کی آیۂ ولایت 'انما ولیکم اللّٰه ورسولهُ....الخ *کے سلسلے میں لکھتے ہیں:*

"فی سورة المائده عقیب الآیه السابقه نقل ابواسحاق احمد بن محمد بن الثعلبی فے تفسیر یرفعه بسنده قال بینما عبد الله بن عباس جالسا قریبا من زمزم بقول قال رسول اللّٰه قال وهو یحدّث النّاس اذا قبل رجل متلثما فوقف فجعل ابن عباس لایقول قال رسول اللّٰه لا قال الرجل قال رسول اللّٰه فقال بن عباس سالتک باللّٰه من انت فقال ایها النّاس من عرفنی فقل عرفنی ومن لم یعرفنی فانا ابو ذر الغفاری سمعت رسول اللّٰه بها تین والا صمتا یقول فی علی بن ابیطالبؑ انه قائد البررة قاتل الکفرة منصورمن نصره خذل من غذله وصلیت مع رسول اللّٰه یوماً من الایام الظهرفسال سائل فی المسجد فلم یعظم احد شیئا فرفع السائل دیه الی السماء وقال اللهم اشهد انی سالت فی مجد نبیک محمدؐ فلم یعطنی احد شیئا وکان علی فی الصلوٰة راکعا فاومے الیه بخنصره الیمنی وفیها خاتم فاقبل السائل فاخذ الخاتم من خنصره علیه السلام وذالک بمریٍ من النبی وهو فی المسجد فرفع رسول اللّٰه طرفه الی السماء وقال الهم ان اخی موسی سالک فقال رب الشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدة من لسانی یفقهوا قولی واجعل لی وزیرا من اهلی هارون اخی اشدد به ازری واشرکه فی امری فانزلت علیه قراناسنشد عضدک باخیک ونجعل الکما سلطانا فلایصلون الیکما اللهم وانی محمدؐ نبیک وصفیک اللهم فاشرح لی صدری ویسرلی امری واجعل لی وزیرا من اهلی علیا اشدد به ظهری قال ابوذر فما استتم دعائه حتی نزل جبرئیل علیه السلام من عند اللّٰه عزوجل وقال یا محمدؐ اقر انّما ولیکم اللّٰه ورسوله والذین امنوا الّذین یقیموا الصلوٰة ویوتون الزکوٰة وهم راکعون" ۱۲؎

المواعظہ القرآنیہ

یہ بھی مولف مذکور کے ان شاہکار قرآنی کارناموں میں ہے، جس میں موصوف نے قرآن مجید کی چند منتخب آیات کو جمع کرکے اس کی تفسیر کی ہے۔ اس میں تمرکز ان آیات پر ہے جو ظاہراً وعظ ونصیحت کے مضامین پر مشتمل ہیں ۱۳

حسنا غالیۃ المہر فی تفسیر سورۂ دہر

یہ مفتی محمد عباس صاحب کی وہ تفسیر ہے جو قرآن حکیم کے معروف سورہ، سورہ دھر کی آیات شریفہ سے متعلق ہے۔ ''تجلیات'' میں اس کا ذکر بھی ملتا ہے ۱۴

مفتی صاحب کی یہ تالیف قرآن مجید کی تسہیل تفہیم کے لئے لگائے گئے حواشی سے متعلق ہے۔ اس کا ذکر بھی 'تجلیات'' میں ملتا ہے ۱۵

تفسیر آیت و سیتجنبھا الاتقی

مفتی محمد عباس صاحب نے آیہ مذکورہ کی مفصل تفسیر فرمائی۔ اس کا ذکر بھی ''تجلیات'' میں ملتا ہے۔۱۶

تفسیر سورہ رحمٰن

یہ بھی آپ کے غیر معمولی اہمیت کے حامل کارناموں میں سے ایک ہے۔ اس کا ذکر بھی تجلیات میں موجود ہے۔۱۷

تفسیر سورہ ق

اسے بھی مفتی موصوف کا علمی وتحقیقی شاہکار کہا جاتا ہے۔۱۸

جلیۃ السحاب فی حجیۃ ظواہر الکتاب

یہ بھی قرآن مجید سے متعلق آپ کا عظیم کارنامہ ہے۔ اس پر آپ کے استاد سید حسین ابن سید دلدار علی غفران مآب نے تقریظ لکھی ہے۔ ۱۹

الشعلۃ الجوالہ

یہ محمد عباس شوشتری صاحب کی وہ تالیف ہے جو تین ابواب پر مشتمل ہے ۔عہد عثمانی کے قرآن سوزی کے واقعات اس میں درج ہیں۔ اس کا فارسی ترجمہ بنام ''آتش پارہ'' بھی لکھنؤ سے چھپ کر منظر عام پر آچکا ہے۔ [۲۰]

واضح رہے کہ زیر نظر مضمون میں مفتی صاحب کی وہ تالیفات تذکرہ میں لائی گئی ہیں جو قرآن سے متعلق ہیں وگرنہ آپ کی شخصیت کی جامعیت اور آپ کی جملہ قلمی کاوشیں ایک انتہائی مفصل موضوع ہے۔ علاوہ ازیں آپ ایک قادر الکلام شاعر نہایت شفیق استاد اور بہترین ادیب بھی تھے ۔ البتہ قرآن وتفسیر قرآن سے متعلق آپ کے خدمات کی نوعیت سے ایک بات جو سب سے پہلے واضح ہوجاتی ہے، وہ یہ ہے کہ آپ نے دیگر مفسرین وعلماء کی طرح پورے قرآن کی تفسیر وترجمہ کو موضوع نہیں قرار دیا بلکہ قرآن مجید کے جن سوروں ، آیتوں یا تاریخی موارد کے باب میں تحقیق ونگارش کرنے کو اپنے تئیں زیادہ ضروری اوردلچسپ سمجھا یاانہوں نے یہ محسوس کیا کہ ان آیات وسوروں سے متعلق کماحقہ تفسیر وتحقیق نہیں ہوئی ہے یا اگر ہوئی بھی ہے تو اس میں دیانت داری کا پہلو مفقود ہے، تو انہوں نے اسے اپنا علمی ، اخلاقی ودینی فریضہ جانتے ہوئے منتخب کرلیا۔ علاوہ بریں ایک اور بات جو آپ کے ذریعہ کی گئی تفسیروں کے باب میں لازم الذکر ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے سنی وشیعہ دونوں تفسیروں سے باقاعدہ طور پر استفادہ کیا ہے اور ایسی مدلل ومتوازن گفتگو کی ہے جس سے قاری کو ''تقابلی جائزہ'' کا لطف آتا ہے۔

مفتی محمد عباس اعلی اللہ مقامہ کی تقدس مآب ،علمی اور گرانقدر تالیفات انہیں کبھی مرنے نہیں دیں گی۔

حوالہ جات:

۱۔شوشتری ہای مقیم ہند
۲۔تکملہ نجوم السماء، ج ۱،محمد مہدی کشمیری، ۱۳۹۶ھ،ص ۳۶۔۳۴
۳۔دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی ، ج ۱ ،ص ۴۲۷۔۴۲۶، ۱۳۶۹ش، تہران،ایران
۴۔تکملہ نجوم السماء ، ج ۱،ص ۳۶، ۱۰۴
۵۔تکملہ نجوم السماء ، ج ۱،ص ۳۹، ۱۰۵

۶۔ مطلع انوار، مرتضیٰ حسین صدر الافاضل، ص، ۴۰، ۴۵، ۵۶، کراچی، ۱۹۸۱ء
۷۔ تکملہ نجوم السماء، ج ۱، ص ۶۱؛ دانشنامۂ ادب فارسی ج ۴، ص ۲۶۳، ۱۳۶۵ش تہران، ایران
۸۔ مطلع انوار، مرتضیٰ حسین صدر الافاضل، ص ۵۶۲، کراچی
۹۔ اعیان الشیعہ، سید محسن امین، ج ۷، ص ۴۱۳-۴۱۱، ۱۹۸۶، بیروت، تذکرہ بے بہا؛ سید محمد حسین نوگانوہ ص ۲۳۱-۲۲۹، دہلی
۱۰۔ روائح القرآن مفتی محمد عباس شوشتری، ص ۱، مطبع جعفری لکھنؤ، ۱۲۷۸ھ، الذریعہ: آقا بزرگ تہرانی، ج ۱۱، ص ۲۵۵، ۱۹۵۹ء، تہران
۱۱۔ روائح القرآن مفتی محمد عباس شوشتری، ص ۳۳، لکھنؤ،
۱۲۔ روائح القرآن مفتی محمد عباس شوشتری، ص ۱۲۴، لکھنؤ،
۱۳۔ الذریعہ، آقا بزرگ تہرانی ج ۲۳، ص ۲۲۷، تہران، ۱۹۷۵ء
۱۴۔ الذریعہ، آقا بزرگ تہرانی ج ۷، ص ۱۴، تہران، ۱۹۷۵ء
۱۵۔ الذریعہ، آقا بزرگ تہرانی ج ۲۳، ص ۱۰۲، تہران، ۱۹۷۵ء
۱۶۔ الذریعہ، آقا بزرگ تہرانی ج ۴، ص ۳۲۷، تہران، ۱۹۷۵ء
۱۷۔ الذریعہ، آقا بزرگ تہرانی ج ۴، ص ۳۳۸، تہران، ۱۹۷۵ء
۱۸۔ الذریعہ، آقا بزرگ تہرانی ج ۴، ص ۳۴۱، تہران، ۱۹۷۵ء
۱۹۔ الذریعہ، آقا بزرگ تہرانی ج ۵، ص ۱۲۷، تہران، ۱۹۷۵ء
۲۰۔ الذریعہ، آقا بزرگ تہرانی ج ۱۴، ص ۱۹۸، تہران، ۱۹۷۵ء